رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ ماہ نبوت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ مطلع فرماتے ہیں کہ نظارت تعلیم و تربیت کی ہدایت کے مطابق ۱۲ نومبر سے جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ لاہور میں کھل گئے ہیں۔ فی الحال انکا انتظام مشترکہ ہے۔ تمام اساتذہ اور طلبہ کو فوراً اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے تشریف لے آنا چاہیئے۔ عمارت کے متعلق نظارت تعلیم و تربیت کے دفتر واقع جودھامل بلڈنگ لاہور سے دریافت کیا جائے۔

لاہور ۱۳ ماہ نبوت ہمارے مخلص شامی بھائی محترم سید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق ایک سال سے زیادہ عرصہ مرکز سلسلہ میں گذار کر آج بذریعہ کراچی میل اپنے وطن تشریف لے گئے

جلد ۱ | ۱۴ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۱۴ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۱
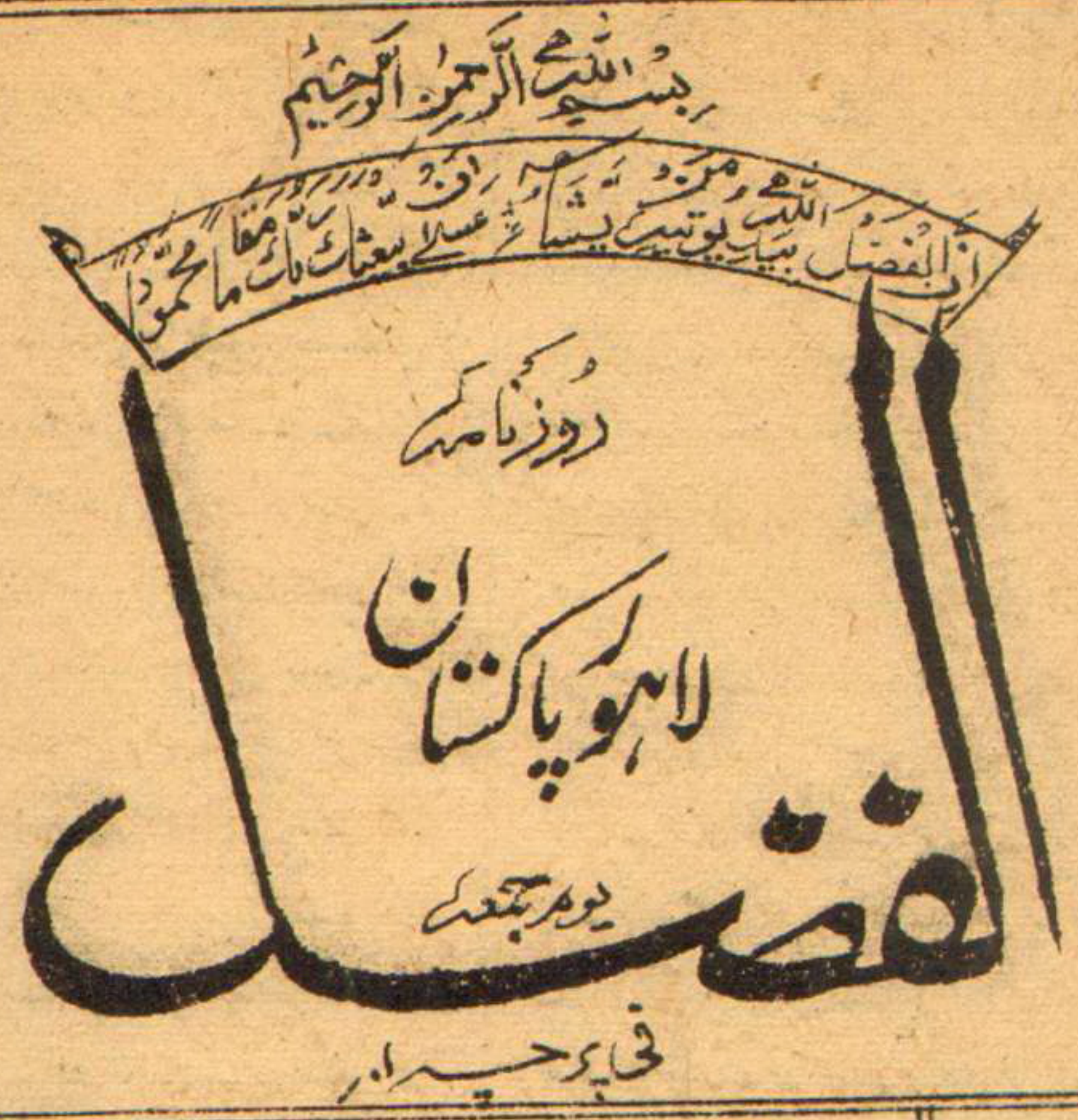
کشمیر اور پاکستان

یوں تو مسلمان عام طور پر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ کشمیر کا معاملہ نہایت اہم ہے۔ لیکن اس کی اہمیت کا پورا انکشاف انہیں حاصل نہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کشمیر کا ہندوستان سے الحاق شاید کوئی نیا مسئلہ ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کشمیر کے ہندوستان سے الحاق کی داغ بیل بہت عرصہ پہلے پڑ چکی تھی۔ باؤنڈری کے فیصلہ سے عرصہ پہلے ہندوستان کی تقسیم کے سوال کا فیصلہ ہوتے ہی لارڈ ماؤنٹ بیٹن کشمیر گئے۔ اور ان کے سفر کا مقصد وحید یہی تھا کہ وہ مہاراجہ کشمیر کو ہندوستان میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ ...ات نے ثابت کر دیا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن ...لی طور پر ہندوؤں کی تائید میں رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے مفاد کی انہوں نے کبھی بھی پروا نہیں کی۔ اگر انہوں نے پاکستان کے بنانے کے حق میں رائے دی۔ تو اس یقین کے ساتھ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں پاکستان تباہ ہو کر ...ہندوستان میں شامل ہو جائے گا۔ اور ان ...سارا زور اسی بات کے لئے خرچ ہوتا رہا ...ب لارڈ ماؤنٹ بیٹن کشمیر کے راجہ کو نصیحت ...نے کے لئے وہاں گئے۔ اور اسی طرح ...رس کے اور لیڈر بھی جیسے مسٹر گاندھی وہاں ...ے۔ تو لازمی بات ہے کہ ان بحثوں میں گورداسپور ...ضلع کا سوال بھی پیدا ہوا ہو گا۔ کشمیر اگر ...وستان یونین سے ملتا۔ اور تحصیل بٹالہ اور ...صیل گورداسپور ہندوستان یونین میں شامل نہ ہوتے۔ تو اس کے معنے یہ تھے۔ کہ کشمیر کا ہندوستان سے تعلق صرف ضلع کانگڑہ کے ذریعہ پیدا کیا جا سکتا تھا۔ ہر شخص جو پنجاب کے جغرافیہ سے واقف ہے سمجھ سکتا ہے کہ کانگڑہ کے ذریعہ سے کشمیر کا صحیح تعلق ہندوستان سے پیدا ہونا قریباً ناممکن ہے۔ نہ کانگڑہ کے ذریعہ سے ہندوستان کی چیزیں کشمیر پہنچ سکتی تھیں نہ کشمیر کی چیزیں ہندوستان پہنچ سکتی تھیں۔ اس لئے اسی وقت یہ بھی فیصلہ کر دیا گیا۔ کہ تحصیل گورداسپور اور تحصیل بٹالہ ہندوستان میں شامل کی جائیں۔ تاکہ مادھوپور کے رستے پٹھانکوٹ سے کشمیر کا تعلق پیدا ہو۔ اور پٹھانکوٹ سے ریل کے ذریعہ سے باقی ہندوستان سے۔ تحصیل گورداسپور اور تحصیل بٹالہ کا ہندوستان کے ساتھ شامل کرنا باوجود اس کے کہ ان میں مسلمانوں کی اکثریت تحصیل شکرگڑھ سے زیادہ ہے۔ اور تحصیل شکرگڑھ کو پاکستان میں شامل کرنا صاف بتاتا ہے۔ کہ اس تقسیم میں کشمیر کے لئے رستہ بنانا مدنظر تھا۔ سر ریڈکلف نے بے شک گورداسپور اور بٹالہ کو ہندوستان میں شامل کرنے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ لوئر باری دوآب کا علاقہ تقسیم نہ ہو۔ لیکن یہ بات ظاہر ہے۔ کہ یہ محض بہانہ تھا کیونکہ لوئر باری دوآب پھر بھی تقسیم ہو گئی۔ لوئر باری دوآب کا وہ حصہ جو تحصیل لاہور کو سیراب کرتا ہے۔ وہ پھر بھی پاکستان میں آیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ درحقیقت لوئر باری دوآب کا محض ایک بہانہ تھا۔ تحصیل گورداسپور اور تحصیل بٹالہ کو ہندوستان میں شامل کرنے کی وجہ لوئر باری دوآب کی تقسیم کا خوف نہیں تھا کیونکہ یہ تقسیم خود اسی ایوارڈ میں موجود ہے۔ ان دونوں تحصیلوں کو ہندوستان میں شامل کرنے کا باعث صرف بٹالہ پٹھانکوٹ ریلوے کو ہندوستان یونین میں لانا تھا۔ اس ریل کے ہندوستان یونین میں جانے کے بغیر کشمیر ہندوستان کے ساتھ مل نہیں سکتا تھا۔ پس جب لارڈ ماؤنٹ بیٹن کشمیر گئے تو ان کے ذہن میں یہ بات تھی۔ کہ کشمیر کو ہندوستان یونین سے ملانے کے لئے بٹالہ اور گورداسپور کی تحصیلوں کو ہندوستان یونین میں ملانا ضروری ہو گا۔ اور جب سر ریڈکلف نے اپنا ایوارڈ دیا تو ان کے ذہن میں بھی یہ بات تھی۔ کہ کشمیر کو ہندوستان یونین میں ملایا جائیگا۔ اس لئے تحصیل گورداسپور اور تحصیل بٹالہ کی مسلم اکثریت کو عقل اور انصاف کے خلاف قربان کر دینا ضروری ہے۔ اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس جب لارڈ ماؤنٹ بیٹن مہاراجہ کشمیر سے ملنے کے لئے گئے۔ اور کانگرس نے مہاراجہ کشمیر پر زور دینا شروع کیا۔ کہ وہ ہندوستان یونین کے ساتھ شامل ہوں۔ تو اس کے معنے یہ تھے۔ کہ ان لوگوں نے گورداسپور اور بٹالہ کو ہندوستان یونین میں شامل کرنے کا پہلے سے فیصلہ کیا ہوا تھا۔ اور جب سر ریڈکلف نے گورداسپور اور بٹالہ کو خلاف انصاف اور خلاف عقل ہندوستان یونین میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو اس کے یہ معنے تھے کہ کشمیر کو ہندوستان یونین میں شامل کرنے کا فیصلہ پہلے سے ہو چکا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان نتائج کو صحیح تسلیم کرنے کی صورت میں انگلستان کی دو بڑی ہستیوں پر خطرناک الزام عائد ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ مندرجہ بالا واقعات کی بناء پر اس نتیجہ کے سوا کوئی اور نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا۔ اگر یہ بات ممکن تھی۔ اور اگر عقل اور انصاف کا تقاضا یہی تھا۔ کہ گورداسپور اور بٹالہ کی تحصیلیں پاکستان میں شامل ہوں۔ تو سر ریڈکلف کے ایوارڈ سے پہلے لارڈ ماؤنٹ بیٹن۔ مسٹر گاندھی اور دوسرے کانگرسی اکابر کا مہاراجہ کشمیر کے پاس جانا۔ اور انہیں ہندوستان یونین میں شامل ہونے کی تحریک کرنا بالکل بے معنی ہو جاتا ہے۔ کیا کوئی عقلمند آدمی اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن مسٹر گاندھی اور دوسرے کانگرسی اکابر ایک ایسی بات منوانے کے لئے کشمیر گئے تھے جو تحصیل گورداسپور اور تحصیل بٹالہ میں مسلم اکثریت کے ہونے کی وجہ سے بالکل ناممکن تھی۔ ان کا جانا بتاتا ہے کہ یہ بات پہلے سے طے پا چکی تھی۔ اور تحصیل بٹالہ اور تحصیل گورداسپور باوجود مسلم اکثریت کے ہندوستان یونین میں شامل کی جائیگی۔ اور اگر یہ بات پہلے سے طے کی جا چکی تھی۔ تو سر ریڈکلف کا ایوارڈ محض ایک دکھاوا تھا۔ ایک طے شدہ بات کے اعلان سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس سازش میں کون کون آدمی شامل تھا۔ مگر ایوارڈ سے پہلے لارڈ ماؤنٹ بیٹن مسٹر گاندھی اور دوسرے کانگرسی اکابر کا کشمیر جا کر مہاراجہ کشمیر پر انڈین یونین میں شامل ہونے کے لئے زور دینا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ سازش ضرور تھی۔ اور ایوارڈ سے پہلے یہ بات جانی بوجھی ہوئی تھی۔ کہ کشمیر کا ہندوستان یونین سے ملنا ممکن ہو گا۔ اور تحصیل بٹالہ اور تحصیل گورداسپور اس بات میں روک نہیں ڈالیں گی۔ تاریخ اس ڈرامہ کو کھیلنے والوں کو یقیناً مجرم گردانے گی۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۵ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر مسٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

لاکھوں آدمی جو اس بددیانتی کی وجہ سے مظالم کا شکار ہوئے ہیں۔ ان کی روحیں عرش کے پائے پکڑ کر خدا تعالےٰ کی غیرت کو بھڑکاتی رہیں گی۔ اور تمام دنیا کے دیانتدار مؤرخ برطانوی گورنمنٹ کے ہندوستان میں اس آخری فعل کی شناعت اور برائی کو آئندہ نسلوں کے سامنے بار بار پیش کرتے رہیں گے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہم نے اس جگہ برطانوی گورنمنٹ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کیونکہ یقیناً ساری برطانوی گورنمنٹ اس سازش میں شریک نہیں ہو سکتی۔ اور ہمیں یقین ہے کہ وہ شامل نہیں ہو گی۔ لیکن اس امر کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ ڈرامہ اس کی آنکھوں کے سامنے کھیلا گیا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ اس ڈرامہ کی حقیقت کو سمجھ سکتی تھی۔ اور سمجھتی تھی۔ اور اس نے اس ایکٹوں کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ لوگ صرف اس خیال سے کشمیر جانتے تھے کہ ممکن ہے گورداسپور اور بٹالہ کی تحصیلیں ہندوستان یونین میں چلی جائیں۔ جب لارڈ مونٹ بیٹن کا یہ اعلان موجود تھا۔ کہ کسی جگہ کی کسی قوم کی اکثریت کو دوسری قوم کا غلام نہیں بنایا جائے گا۔ تو اپنے اس اعلان کے بعد لارڈ مونٹ بیٹن کو یہ شبہ ہی کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ تحصیل گورداسپور اور تحصیل بٹالہ کی مسلم اکثریت ہندوستان یونین میں چلی جائے گی۔ اور اس طرح کشمیر کو ہندوستان یونین میں ملانے کا موقعہ مل جائے گا۔ جب لارڈ مونٹ بیٹن نے یہ اعلان کیا تھا کہ گورداسپور میں مسلمانوں کی اکثریت ۵۱ فی صدی سے بھی کم ہے۔ تو اسی وقت احمدیہ جماعت کی طرف سے ان کو تار دی گئی تھی۔ کہ ضلع گورداسپور میں مسلمانوں کی تعداد ۵۲ فیصدی ہے۔ مگر آپ نے اپنے اعلان میں اسے ۵۱ فیصدی سے بھی کم قرار دیا ہے آپ گورنمنٹ آف انڈیا کی شائع شدہ مردم شماری کی رپورٹ دیکھیں۔ اس میں صاف طور پر ضلع گورداسپور کی مسلم آبادی ۵۲ فیصدی سے زیادہ لکھی ہوئی ہے۔ یا تو آپ اپنے بیان کی تردید کریں۔ ورنہ دنیا یہ شبہ کرے گی۔ کہ آپ نے بیان دیدہ دانستہ دیا ہے۔ اور ضلع گورداسپور کو ہندوستان میں شامل کرانے کی بنیاد ڈالی ہے۔ لارڈ مونٹ بیٹن نے احمدیہ جماعت کے اس احتجاج کا کوئی جواب نہ دیا اور واقف کاروں کے دل میں اسی وقت یہ احساس پیدا ہو گیا کہ تحصیل بٹالہ اور تحصیل گورداسپور کے ہندوستان میں شامل ہونے کا فیصلہ ہو چکا ہے اور آئندہ جو کچھ بھی ہو گا محض ایک ڈرامہ ہو گا۔

ایک کھیل ہو گا۔ اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔ کیا لارڈ مونٹ بیٹن میں یہ جرأت ہے کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ وہ اعداد وشمار جو انہوں نے گورداسپور کی مسلم آبادی کے متعلق پریس کانفرنس میں بیان کئے تھے سنسس رپورٹ کے مطابق ہیں۔ اور کیا وہ اس بات کا انکار کر سکتے ہیں کہ احمدیہ جماعت نے اسی وقت ان کے سامنے پروٹسٹ کیا تھا۔ اور انہوں نے پروٹسٹ کا جواب تک نہ دیا۔

بہرحال جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کشمیر کو ہندوستان یونین میں ملا دینے کا فیصلہ برطانوی حکومت کے بعض نمائندے اور کانگرس مشترکہ طور پر پہلے سے کر چکے تھے۔ اس کے بعد جو کچھ کیا گیا ہے۔ وہ محض دکھاوا اور کھیل ہے۔ مگر بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ کشمیر کو ہندوستان یونین میں ملا دینے کا فیصلہ صرف کشمیر کی خاطر نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس لئے کیا گیا ہے کہ صوبہ سرحد کے ساتھ ہندوستان یونین کا تعلق قائم ہو جائے۔ صوبہ سرحد میں سرخپوشوں (Khudai Khidmatgar) کے ذریعہ سے کانگرس کی تائید میں ایک جال پھیلایا گیا ہے عبدالغفار خان کے ذریعہ سے لاکھوں روپیہ کانگرس سرحد میں تقسیم کر رہی ہے۔ نومبر ۱۹۴۶ء میں بعض انگریز اور امریکن اخبار نویسوں نے ہمارے نمائندہ سے خواہش کی تھی۔ کہ وہ اس بات کا پتہ لے۔ کہ فقیر ایپی حقیقت میں کانگرس کے ساتھ ہے یا مسلم لیگ کے ساتھ۔ اس پر ہمارا نمائندہ پشاور اور پشاور سے آگے ہوتے ہوئے ڈیرہ اسمٰعیل خان گیا تھا۔ وہاں اسے ایک ذمہ وار افسر نے فقیر ایپی کے ایک رشتہ کے بھائی سے ملوایا۔ اور اس نے یہ بات بیان کی۔ کہ چند دن پہلے کانگرس کا ایک نمائندہ پینتالیس ہزار روپیہ لے کر فقیر ایپی کو دینے کے لئے گیا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس نے یہ بات بھی بڑھا دی کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ فقیر ایپی بڑے جوشیلے مسلمان ہیں۔ وہ کانگرس کا روپیہ نہیں لیں گے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ انہوں نے روپیہ لیا۔ اور اب وہ کانگرس کی طرف سے کام کر رہے ہیں۔

اب تین طاقتیں پاکستان کے خلاف صوبہ سرحد میں کام کر رہی ہیں۔ پاکستان کے شمالی مغربی سرحدی صوبہ میں سرخپوشوں کی جماعت۔ آزاد سرحد میں فقیر ایپی کے لوگ اور افغانستان میں وہ پارٹی جو افغانستان کی سرحدوں کو سندھ تک بڑھا دینے کی تائید میں آوازیں اٹھا رہی ہے۔ افغانستان کی فوجی طاقت ہرگز اتنی نہیں کہ وہ پاکستان میں داخل ہو کر سندھ کو فتح کر سکے۔ یہ فریب اسے ہندوستان کے بعض آدمیوں نے دیا ہے۔ اور سکیم یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر کشمیر کی آزادی کی تحریک کو کچل دیا جائے۔ اور ہندوستان یونین کا اثر کشمیر کی آخری سرحدوں تک پہنچ جائے۔ تو وہاں سے روپیہ اور اسلحہ شمال مغربی صوبہ میں پھیلایا جائے۔ اور سرحد پار کے قبائل میں پھیلایا جائے۔ اس اسلحہ اور روپیہ کے قبول کرنے کے لئے زمین تیار ہے۔ اور اس اسلحہ اور روپیہ کو پھیلانے کے لئے بھی آدمی میسر ہیں۔ جب یہ سکیم مکمل ہو جائے گی۔ تو ادھر سے سرحد میں بغاوت کرا دی جائے گی۔ ادھر سے فقیر ایپی کے ساتھی سرحدی صوبہ میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ اور تیسری طرف کشمیر کی طرف سے ڈوگرے اور سکھ سپاہی فوج سے چوری بھاگ بھاگ کر ضلع ہزارہ اور راولپنڈی پر حملے شروع کر دیں گے نتیجہ ظاہر ہے۔ پاکستان کی حالت اگر مشرقی سرحد سے سکھ بھی حملے کرنے لگ جائیں۔ تو صرف اس معالجہ کی سی رہ جائے گی۔ جو شامی کباب (سینڈوچ) کے پیٹ میں بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ ایسی خطرناک صورت ہو گی۔ کہ اس سے بچنا نہائت اور نہائت ہی مشکل ہو گا۔ تقسیم پنجاب سے پہلے کی سوچی ہوئی یہ سکیمیں ہیں، اور شطرنج کی سی چال کے ساتھ ہوشیاری کے ساتھ اس سکیم کو پورا کیا جا رہا ہے ہم نے وقت پر اپنے اہل وطن کو ہوشیار کر دیا ہے زمانہ بتا دے گا۔ کہ جو بات آج عقل کی آنکھوں سے نظر آ رہی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد واقعات بھی اس کی شہادت دینے لگیں گے ہمارے نزدیک اس کا علاج یقیناً موجود ہے۔ اور حکومت پاکستان اب بھی اپنی مات کو جیت میں تبدیل کر سکتی ہے۔ اب بھی وہ ان منصوبوں کے بداثرات سے محفوظ رہ سکتی ہے کیا کسی کے کان ہیں کہ وہ سنے۔ کسی کی آنکھیں ہیں کہ وہ دیکھے۔ کوئی دل گردے والا انسان ہے جو ہمت کر کے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے؟

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

نہائت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آج ۱۳ر نومبر عصر کے وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نہائت قیمتی وجود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص ترین صحابہ میں سے ایک نمایاں شخصیت حضرت مولانا شیر علی صاحب مترجم قرآن مجید انگریزی اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی صاحب موصوف رضی اللہ عنہ ان چند برگزیدہ اصحاب میں سے ہیں۔ جنہوں نے ابتدائے احمدیت سے ہی مخلصانہ خدمات شروع کیں۔ اور اپنی زندگی کے آخری سانس تک پورے اخلاص پوری تندہی اور کامل دلجمعی سے ان خدمات میں منہمک رہے۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء

آپکی خدمات کا سلسلہ شروع کی ہیں آپ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔ اور آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ اور نظارت تالیف میں آپ عرصہ تک بطور ناظر کام کرتے رہے۔ آپکا ہر کام ہی ایک شاندار کام ہے۔ مگر آپکا آخری اور سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضل سے آپکو قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ اور آپ کو اپنے وصال سے قبل یہ خوشی میسر آ گئی۔ کہ آپ نے اس ترجمہ کی پہلی جلد شائع شدہ صورت میں دیکھ لی۔

اس مقدس ہستی کے متعلق بہت کچھ لکھا اور کہا جا سکتا ہے۔ اور لکھا جائے گا۔ آج ہم رنج و افسوس کے ساتھ احباب جماعت تک یہ افسوسناک خبر پہنچاتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جنازہ آٹھ بجے صبح رتن باغ میں ہو گا۔

قادیان کے المناک اور خونچکاں حادثات میں سے کچھ

(۵)

(از جناب خواجہ غلام نبی صاحب)

(۱۰) غلاظت اور عفونت کی بھرمار

ملٹری اور پولیس نے انتہائی تشدد اور ظلم سے کام لے کر اور گولیوں سے بہت سے بے گناہوں کی جانیں ضائع کر کے قادیان کے مختلف محلوں کے ہزاروں مردوں اور عورتوں اور بچوں کو بورڈنگ کی عمارت اور اس سے ملحقہ جانب غرب کے گرے پڑے احاطوں میں جب بھیڑ بکریوں کی طرح ٹھونس دیا۔ تو ساتھ ہی یہ حکم دے دیا۔ کہ کوئی ادھر اُدھر حرکت نہ کرنے پائے۔ ورنہ گولی سے اڑا دیا جائیگا۔ اور رات بھر گولیاں چلا چلا کر بتا دیا کہ ملٹری اور پولیس اپنے اس حکم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ بورڈنگ کے قریب کے میدانوں اور عمارتوں میں ارد گرد کے دیہات کے ہزارہا پناہ گزین بہت دنوں سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر وقت گزار رہے تھے۔ اور کرفیو کی پابندیوں اور پولیس و ملٹری کے مظالم کی وجہ سے وہ چونکہ آس پاس ہی رفع حاجت کے لئے مجبور تھے اس لئے بورڈنگ کے قریب قریب کا حصہ غلاظت اور عفونت کی وجہ سے پہلے ہی سنڈاس بن چکا تھا۔ اور ان رستوں سے گذرنا محال تھا۔ لیکن ملٹری اور پولیس کی شکل میں ظلم وستم کی آندھی ہزاروں مقامی مردوں عورتوں اور بچوں کو جب ان کے آباد گھروں سے اڑا کر باہر لے آئی۔ تو انہیں اسی سنڈاس میں رات گذارنی پڑی۔ اور صبح اٹھ کر دیکھا۔ کہ بورڈنگ کے صحن کا وہ حصہ بھی جو گیلا ہونے کی وجہ سے پناہ گزینوں کے ٹھیرنے کے قابل نہ تھا۔ غلاظت سے اٹ گیا اور اس میں لحظہ بہ لحظہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

اسی دن صبح ہی صبح ان ہزارہا لوگوں کو جو ادھر ادھر بکھرے پڑے تھے۔ اور بہت دنوں سے اس انتظار میں تھے۔ کہ ملٹری کی حفاظت میں قافلہ پیدل روانہ ہو۔ تو وہ بھی کسی طرف کا رخ کریں۔ انہیں ملٹری اور پولیس نے زبردستی ہانک ہانک کر بٹالہ کی طرف روانہ کرنا شروع کر دیا۔ اور وہ لوگ نہ صرف بہت کچھ اپنا اسباب پھینک کر بلکہ اپنے بوڑھے اور بیمار رشتہ داروں کو بھی چھوڑ چھاڑ کر جانے لگے۔ اس وقت ہمارے منتظمین نے اعلان کر دیا۔ کہ کوئی احمدی اس قافلہ میں نہ جائے۔ کیونکہ راستہ میں لوٹ مار اور قتل و غارت کا سخت خطرہ ہے۔ آخر اس لٹے ہوئے قافلہ کو جسے ملٹری اور پولیس نے یہ کہہ کہہ کر روانہ کیا تھا۔ کہ وہ اسکی حفاظت کرے گی۔ بٹالہ پہنچتے پہنچتے بالکل ہی لٹوا دیا۔ اور بیسیوں آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ کیونکہ راستہ کے دونوں طرف ہزارہا مسلح سکھ لٹیرے کھڑے تھے۔ جو کھلم کھلا لوٹتے اور قتل کرتے تھے۔ اور کوئی ان کو روکنے والا نہ تھا۔

تباہ حال پناہ گزینوں کو موت کے منہ میں زبردستی دھکیل کر پولیس اور ملٹری نے جو جگہ خالی کرائی تھی۔ وہ اگرچہ غلاظت اور گندگی کی وجہ سے ہی ٹھیرنے کے ناقابل تھی۔ لیکن جس تکلیف اور مصیبت میں گذشتہ رات جگہ کی تنگی کی وجہ سے گزاری گئی تھی۔ وہ مجبور کر رہی تھی۔ کہ قریب قریب کی عمارتوں میں جو سکول اور بورڈنگ سے ہی متعلق تھیں۔ سر چھپانے کی کوشش کی جائے۔ لیکن ملٹری کی طرف سے حکم جاری ہو گیا۔ کہ اس سارے علاقہ میں جہاں سے پناہ گزیں اٹھے ہیں۔ کوئی داخل نہ ہو۔ بلکہ ادھر سے گزرنے کی بھی جرأت نہ کرے۔ ورنہ گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ اس طرح کئی ہزار مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو ایک چھوٹے سے احاطہ میں محصور کر کے جہاں کھانے پینے کی ضروریات سے یکسر محروم کر دیا گیا۔ وہاں اس بات کے لئے بھی مجبور کر دیا۔ کہ عفونت اور گندگی کی شدید تکلیف میں پڑے رہیں۔ جو لحظہ بہ لحظہ بڑھتی جا رہی تھی۔

ان حالات میں مسلسل کئی دن گزار دیئے گئے۔ اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ کہ بورڈنگ کے صحن میں چلنا پھرنا یا اس کے آس پاس آنا جانا تو الگ رہا۔ بدبو اور تعفن کی وجہ سے کمروں کے اندر بیٹھنا تک محال ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی غلاظت کی بھرمار کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا کہ بے انتہا کثرت کے ساتھ مکھی پیدا ہو گئی۔ جس نے رہا سہا چین بھی چھین لیا۔ اس دوران میں غلاظت سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ مگر سوائے اس کے کیا بھی کیا جا سکتا تھا۔ کہ محدود سی جگہ میں گڑھے کھود کھود کر غلاظت کو دبانے کی کوشش کی جاتی۔ سب سے پہلے یہ کام کرتے ہوئے میں نے ایک نوجوان کو دیکھا۔ جس کا نام عطاء اللہ ہے۔ اور محلہ دار الفضل کا رہنے والا تھا۔ اس نے دوسرے ہی دن کدال ہاتھ میں لے کر یہ کام شروع کر دیا اور روزانہ کرتا رہا۔ بعد میں اور نوجوان بھی اس کام میں مصروف ہوتے گئے۔ اور انہوں نے یہ خدمت ادا کرنے میں قابل تعریف اور لائق تحسین سرگرمی دکھائی۔ باوجود اس کے حالت نہایت ہی تکلیف دہ اور پریشان کن تھی۔ آخر ایک دن جب یہ معلوم ہوا۔ کہ اعلیٰ فوجی افسر ہوائی جہاز کے ذریعہ حالات ملاحظہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ تو اتنی اجازت دی گئی۔ کہ کالج کے ہوسٹل اور قریب کے دو چار مکانوں میں جو لوگ رہنا چاہیں۔ جا سکتے ہیں۔ اس پر کچھ لوگ وہاں چلے گئے۔

(۱۱) جبراً تبدیلیٔ مذہب

کالج کے ہوسٹل میں ایک دن صبح ہی صبح دو مرد دو عورتیں اور چند بچے ہانپتے کانپتے متصل کے ایک گاؤں جوگی چیمہ سے پہنچے۔ جنہوں نے بتایا۔ کہ گاؤں کے سکھوں نے انہیں زبردستی سکھ بنا کر ایک مکان میں زیر حراست رکھا ہوا تھا۔ لیکن گذشتہ رات موقع پا کر وہ کھیتوں میں چھپتے چھپاتے بھاگ آئے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ سکھوں کے دیہات میں جو مسلمان بستے تھے۔ انہیں نہ صرف گھروں سے نہ نکلنے دیا گیا۔ بلکہ جبراً ان کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔

(۱۲) کالج اور ہوسٹل پر قبضہ

کالج کی عمارت سے سخت بارش کے دوران میں پناہ گزینوں کو نکال کر ملٹری نے پہلے ہی اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور وہاں اپنا اڈا قائم کر رکھا تھا۔ اب کالج کے ہوسٹل کو بھی خالی کرا لیا گیا۔ اور جو لوگ وہاں رہنے لگے تھے۔ انہیں پھر بورڈنگ آنا پڑا۔

(۱۳) کھانے پینے کی مشکلات

بورڈنگ کا تعلق اسی دن سے شہر میں رہنے والے احمدیوں سے منقطع کر دیا گیا تھا۔ جس دن کہ لوگوں کو گھروں سے نکال کر بورڈنگ میں ٹھونس دیا گیا تھا۔ نہ کوئی شہر میں جا سکتا۔ اور نہ آ سکتا تھا۔ کھانے پینے کی ضروریات پوری کرنے سے بالکل روک دیا گیا۔ لیکن باوجود اس کے ہمارے منتظمین نے ہزاروں مردوں عورتوں اور بچوں کی جانیں بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ بورڈنگ اور ہوسٹل میں غلہ کا کافی ذخیرہ موجود تھا۔ جو اس اڑے وقت کام آیا۔ ابتدا میں کچھ دن گندم ابال ابال کر کھانے کے لئے دی جاتی رہی۔ بعد میں تھوڑے بہت آٹے کا بھی انتظام ہو گیا۔ اور فی کس ایک ایک روٹی صبح شام ملنے لگی۔ کچھ چاول بھی میسر آ گئے۔ وہ بھی ابال کر تھوڑے تھوڑے دیئے جاتے۔ اس قسم کی خوراک سے پیچش کی بیماری عام طور پر پھیل گئی۔ جس کے لئے نہ تو کھانے پینے میں پرہیز ممکن تھا۔ نہ علاج میسر تھا۔ کیونکہ ہمارے ہسپتال پر قبضہ کر لینے کے علاوہ پرائیویٹ دکانوں کو بھی ملٹری اور پولیس نے اپنے تصرف میں لے کر کسی دوائی کا حاصل کرنا ناممکن بنا دیا تھا۔

(۱۴) ہوائی جہاز پر گولیوں کی بوچھاڑ

بیرونی دنیا سے بالکل منقطع کر دینے کے لئے ڈاک۔ تار اور ٹیلیفون وغیرہ کا سلسلہ تو پہلے ہی کاٹ دیا گیا تھا۔ لاہور سے ہوائی جہاز کبھی کبھی ظلم وستم کا نظارہ کرنے کے لئے آیا کرتا تھا۔ اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کی جاتی۔ آخر جہاز کا آنا بھی بند ہو گیا۔ لیکن جب قادیان کو ملٹری اور پولیس نے غنڈے سکھوں کی آڑ میں ویرانہ بنا دیا۔ تو ایک دن ایک زرد رنگ کا ہوائی جہاز آیا۔ حسب معمول ملٹری اور پولیس نے اس پر بھی گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ مگر وہ ان کی کوئی پرواہ کئے بغیر بہت نیچے اڑتا ہوا اور ساری قادیان پر کئی چکر لگا کر تباہی و بربادی کو اچھی طرح دیکھ کر چلا گیا۔

(۱۵) خواتین کی حفاظت کا انتظام

بورڈنگ کے قریب قریب کے مکانوں میں چونکہ فوراً ہی سکھوں کو داخل کر دیا۔ ادھر رات بھر ملٹری ہمارے ارد گرد چکر لگاتی اور گولیاں چلاتی رہتی۔ ایسی حالت میں ان سکھوں نے شرارتیں کرنی شروع کر دیں۔ اور ایک رات ایک مکان سے ہماری طرف دو بم بھی پھینکے گئے۔ مگر وہ نہ پھٹے۔ اس سے ان کی غرض بورڈنگ خالی کرانا تھی۔ مگر ہمارے نوجوانوں کی سرفروشی اور خود حفاظتی کے جذبہ نے انہیں ناکام رکھا۔ اور نوجوانوں کے اسی جذبہ نے اس وقت بھی بہت کام دیا۔ جب عورتوں اور بچوں کو نکالنے کے لئے ملٹری ٹرک بہت تھوڑی تعداد میں قادیان پہنچے۔ اور ان میں عورتوں اور بچوں کو سوار کر کے روانہ کیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کو نہ صرف پوری حفاظت کے ساتھ سوار کرایا گیا۔ بلکہ راستہ میں بھی حفاظت کا پورا انتظام کیا گیا۔ اور سارا قافلہ امن وامان سے لاہور پہنچ گیا۔

جتنے دن عورتیں اور بچے قادیان میں محصور اور غیر معمولی خطرات میں گھرے رہے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نہایت ہی بے چین اور بے کل رہے۔ اس بے چینی کا کس قدر اظہار حضور نے ایک والا نامہ کے ذریعہ بھی فرمایا۔ جو اہل قادیان کے نام تھا اور سب کو سنایا گیا۔ اس کے سننے سے جہاں ہر مرد وعورت کے حوصلے بلند اور دل اور زیادہ مضبوط ہو گئے۔ وہاں ہر ایک نے یہ بھی محسوس کیا کہ حضور کو اپنی جماعت کے اس ناتواں طبقہ کا جو عورتوں اور بچوں پر مشتمل ہے۔ کس قدر فکر اور خیال ہے اور اس کی حفاظت کے لئے کس قدر بے چین ہیں۔ دراصل ظلم وستم کے خوفناک طوفان بیکراں میں سے مرکزی جماعت کی تمام خواتین اور بچوں کو جن کا شمار ہزاروں میں تھا۔ ہر طرح کی حفاظت کے ساتھ بخیر وعافیت نکال لینا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے کارناموں میں سے ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس کی اہمیت

کا اندازہ لگانا ممکن نہیں - اور جوں جوں زمانہ گذرتا جائے گا - اور غور و فکر کرنے کا موقع ملے گا - اس کی اہمیت بڑھتی ہی جائے گی - اور غور کرنے والوں کو محو حیرت کرتی رہے گی اس سلسلہ میں جن احباب کو حضور کے ارشادات اور تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی سعادت حاصل

ہوئی۔ اگر ان میں سے کوئی تفصیلی حالات قلم بند کر کے شائع کر دے - تو بہت ہی اچھا ہے۔ مجھے تو اتفاقیہ طور پر بعض انتظامات دیکھنے کا جو موقع تھا - اور میرے جو تاثرات ہیں - انہیں اگلے نمبر میں پیش کروں گا - انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہنستے ہوئے قربانیاں کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کا ہر مجاہد جو دفتر اول کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے تیسرے سال میں شامل ہو چکا ہے - اور اپنا وعدہ اپنے مقدس امام کے حضور پیش کر چکا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے - کہ جماعت احمدیہ اس وقت ایک نئے دور سے گذر رہی ہے - جو مصائب و آلام کا دور ہے - ہمیں اس وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوشی اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں کرتے ہوئے گذرنا چاہیئے - جیسا کہ حضور نے فرمایا۔

(۱) "قربانیوں پر لوگ رویا کرتے ہیں - مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ میں تمہارا امتحان اس طرح لوں گا - کہ قربانی کرو اور ہنسو - اگر ہمارا خدا چاہتا ہے - کہ ہم ہنستے ہوئے اس کے حضور قربانی پیش کریں - تو ایک مومن کی حیثیت سے ایک عاشق کی حیثیت سے اور ایک محب کی حیثیت سے - ہمارا فرض ہے - ہم قربانی کریں - اور ہنستے ہوئے کریں"

(۲) "ایک زندہ قوم ایک سواحد قوم ایک خدا سے تعلق رکھنے والی قوم - اور رحمت اور دل خدا تعالیٰ کے معجزات و نشانات دیکھنے والی قوم کو کس طرح خوشی سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنیوالے مصائب برداشت کرنے چاہئیں"۔

(۳) "اگر وہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان رکھتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ ہر مصیبت پر رضا بالقضا کا اعلیٰ نمونہ دکھائے - اپنے آپ کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ڈالدے اور اس کے لئے مرنا خندہ پیشانی سے قبول کرے - اگر وہ ایسا کرے گی، تو دنیا کی کوئی طاقت اسے ہلاک نہیں کر سکے گی - کیونکہ جو لوگ خدا کے لئے مرتے ہیں انہیں کوئی شخص مار نہیں سکتا - وہ ایک تنومند درخت کی طرح دنیا میں بڑھتے اور پھیلتے اور پھولتے ہیں - جن کی جڑیں ایک طرف زمین کی پاتال تک چلی جاتی ہیں اور دوسری طرف اس کی شاخیں آسمان تک پھیل جاتی ہیں"

پس وہ جو تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج میں مالی قربانی کر رہے ہیں - انہیں باوجود اپنی ذاتی ضروریات اور مشکلات کے اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کرنا چاہیئے اور ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء کی آخری میعاد تک ہی وعدہ پورا کر لینا زیادہ ضروری اور سلسلہ کیلئے زیادہ مفید ہے اللہ تعالیٰ وقت کے اندر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین (وکیل المال تحریک جدید)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

دفتر کالج	جودھامل بلڈنگ کے جانب غرب سیمنٹ والی بلڈنگ میں
اوقات داخلہ	۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱ بجے تک روزانہ
ایام داخلہ	۲۰ نومبر تک بعد میں داخلہ کے لئے لیٹ فیس ادا کرنا ہوگی
داخلہ کے لئے شرائط	ایسے طلباء جو میٹریکولیشن کا امتحان پاس کر چکے ہیں - یا میٹریکولیشن کا امتحان دے چکے ہیں - مگر نتائج کے منتظر ہیں - فرسٹ ائر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں - ایسے طلبہ جو ایف - اے یا ایف ایس سی کا امتحان پاس کر چکے ہیں یا آئندہ دسمبر یا اپریل میں امتحان دینے کا ارادہ رکھتے ہیں - تھرڈ ائر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں

مزید استفسارات کے لئے دفتر کالج میں تشریف لائیں۔ (پرنسپل)

ضرورت ہے!

دفتر تعلیم الاسلام کالج میں مندرجہ ذیل کارکنوں کی فوری ضرورت ہے - تجربہ کار محنتی احمدی نوجوانوں کو ترجیح دی جائے گی۔

ایک ہیڈ کلرک :- انگریزی میں خود خط و کتابت کرنے والے کو ترجیح دی جائیگی۔

ایک اکاؤنٹس کلرک :- انگریزی طرز کے حساب کتاب جاننے والے اور دفاتر انجمن میں کام کرنے کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح ہوگی - انگریزی و اردو خط اچھا ہو

دو مددگار کارکن :- لکھے پڑھے کو ترجیح گریڈ ۲۰-۱-۱۶ مع گرانی الاؤنس ۱۲ روپے

درخواستیں بنام (پرنسپل)

طلبۂ تعلیم الاسلام کالج کے لئے

ایف سی کالج لاہور کے قریب ڈاکٹر گمبیم سنگھ گریوال کی کوٹھی میں تعلیم الاسلام کالج کھل چکا ہے - اور باقاعدہ کلاسیں جاری ہو چکی ہیں - اس لئے تمام غیر حاضر طلباء کو فوراً کالج میں حاضر ہو جانا چاہیئے - پڑھائی دس بجے صبح شروع ہوتی ہے - پرنسپل

کمپونڈروں کی ضرورت

دو تجربہ کار اور محنتی کمپونڈروں کی ضرورت ہے - تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی - خواہشمند دوست توجہ کریں۔

نیز بھائی سراج الدین کمپونڈر جو قادیان احمدیہ میڈیکل ہال میں کام کرتے تھے اگر اس اعلان کو پڑھیں - تو جلد چلے آئیں۔

ناظم تجارت جودھامل بلڈنگ لاہور

ایک منیم کی ضرورت ہے

ضلع شیخوپورہ میں ایک احمدی دوست کو ایک منیم کی ضرورت ہے - اگر اچھا قابل آدمی ہو تو تنخواہ ستر سے اسی روپیہ تک دی جائے گی - خواہشمند دوست مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست دیں۔

ناظم تجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی (مینیجر)

اخبار احمدیہ

مسماۃ حبیبہ بیگم اہلیہ حافظ عبدالرحمٰن پسر میاں عبدالرحیم جلد ساز جو ۱۷ اکتوبر کو قادیان سے غائب ہو گئی تھی - کل ۱۴ کو کیمپ رتن باغ میں پہنچ گئی ہے - اس کے خاوند اور بچوں کو چاہیئے کہ وہ آ کر اسے لے جائیں - وہ خود بیمار کمزور اور قابل خدمت گذاری ہے - اس کی لڑکی کو سکھوں نے قتل کر دیا تھا۔

المعلن محمد صالح از کیمپ پناہ گزیں رتن باغ ملحقہ جودھامل بلڈنگس لاہور

گمشدہ سامان

(۱) قادیان سے آنے والے بڑے کنوائے میں میرا سامان گم ہو گیا تھا - ایک بسترا نیلی دری والا - برتنوں کی بوری - کپڑا سینے کی دو مشین اگر کسی دوست کو اس سامان کے متعلق کچھ علم ہو تو براہ کرم اطلاع دیں۔

سید سردار حسین شاہ

(۲) ایک عمدہ بسترا جو کہ برساتی کے اندر بند تھا اور جس پر عبدالقدیر واقف زندگی لکھا ہوا تھا غلطی سے کسی دوست کے پاس چلا گیا ہے - جو دوست واپس کریں گے - انہیں پانچ روپے شکریہ کے ساتھ انعام دیا جاوے گا۔

خاکسار عبدالقدوس جودھامل بلڈنگ لاہور

(۳) ۱۲/۱۱ کو جو ٹرک قادیان سے لاہور آئے تھے اس میں میری ایک گٹھڑی گم ہو گئی تھی جس میں کچھ گرم کپڑے تھے اس پر لکھا ہوا تھا - سکینہ بیگم محلہ دار الفضل قادیان - عبدالغنی عربی مدرس ہائی سکول چک جھمرہ ضلع لائلپور - اگر کسی کے پاس غلطی سے گٹھڑی چلی گئی ہو - تو اطلاع دیں۔

(۴) عزیز حبیب احمد و مجید احمد عبدالرحمٰن مع بچگان جہاں بھی ہوں - کمترین کو جودھامل کیمپ مستورات میں ملیں میں قادیان سے لاہور پہنچ چکا ہوں۔

خاکسار محمد صالح اوورسیئر مہتمم رتن باغ کیمپ ملحقہ جودھامل بلڈنگس لاہور

ضلع انبالہ میں مسلمانوں کو ہندو مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ ایک انگریز سیاح کا انکشاف

اقلیتیں قابل احترام امانت ہیں۔ (کھوڑو)

باوجود حُسن سلوک کے ہندو پاکستان میں نہ رہینگے

اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت ہمارا فرض ہے

وزیراعظم سندھ کا بیان

کراچی ۱۲ر نومبر۔ سندھ کے وزیراعظم مسٹر ایم۔ اے کھوڑو نے کل شام ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ کاش صاحب دماغ لوگ ہو گئے ہیں۔ اور سندھ کے ہندو ؤں کی صحیح مشورے سے رہنمائی کریں۔ تاپاکستان کے وفادار شہریوں کی حیثیت میں ان کے بعض نمائندے صوبائی حکومت میں شامل ہو کر اپنا پارٹ ادا کریں۔ آپ نے بتایا۔ کہ میں عنقریب سندھ اسمبلی کے کانگرسی ممبروں کو بلا کر ان سے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں گفت و شنید کرونگا آپ نے کہا۔ کہ اقلیتیں وہ قابل احترام امانت ہے۔ جن کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔

بین الاقوامی گندم کانفرنس میں پاکستان کی شرکت

کلکتہ ۱۲ر نومبر۔ بنگال کے سابق ایم۔ ایل۔ اے مسٹر زمان ۱۴ر نومبر کو پاکستان حکومت کیطرف سے بین الاقوامی گندم کانفرنس میں شرکت کرنے کیلئے امریکہ روانہ ہو رہے ہیں۔ یہ کانفرنس عنقریب ہوانا مقام میں شروع ہونے والی ہے کانفرنس سے فارغ ہو کر مسٹر زمان انگلستان اور یورپ کے بعض ممالک میں انجمن ہائے امداد باہمی کی تنظیم کا مطالعہ کرنے کی غرض سے دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

پرتگال "مارماگوا" کی بندرگاہ

فروخت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا

لزبن ۱۲ر نومبر۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ پرتگال حکومت "مارماگوا" کی ہندوستانی بندرگاہ فروخت کرنے کے لئے تیار نہ ہو گی۔ کیونکہ آج سے کئی سال پیشتر پرتگال کی حکومت اس پالیسی کا اعلان کر چکی ہے۔ کہ انڈین مقبوضات کا کوئی حصہ کسی کے ہاتھ فروخت نہیں کیا جائیگا اغلب یہی ہے کہ اب بھی وہ اپنی اس پالیسی پر قائم رہے گی

یاد رہے۔ کہ حال میں ہی ریاست حیدرآباد کے چیف انجینئر سید محمود عالم نے حیدرآباد کی اقتصادی ترقی پر تقریر کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی تھی۔ کہ پرتگال "مارماگوا" کی بندرگاہ بیچنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ چنانچہ حیدرآباد کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کا سودا کرے

پاکستان کے متعلق امریکن سفیر کے دلی جذبات

لاہور ۱۲ر نومبر۔ بدھ کے روز لاہور روٹری کلب کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے امریکہ کے سفیر مسٹر آر۔ ڈی گیٹ وڈ مقیم لاہور نے پاکستان کے متعلق اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ اور اس مؤانست اور احترام کا ذکر کیا جو پاکستان کے لئے ان کے دل میں ہے۔ آپ نے کہا۔ میں پاکستان کے معاملات سے از حد دلچسپی رکھتا ہوں اور اس نئے ڈومینین میں کام کرنے کا جو موقعہ مجھے میسر آیا ہے اس پر بہت خوش ہوں

مشرقی پنجاب میں دکانوں اور زمینوں کی قلت

شملہ ۱۲ر نومبر۔ مشرقی پنجاب کے محکمہ آبادکاری کی طرف سے جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ تبادلہ آبادی کے نتیجے میں صرف تیس لاکھ ایکڑ زمین زرعی مشرقی پنجاب میں ایسی ہے۔ جو پناہ گزینوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔ حالانکہ یہ پناہ گزین مغربی پنجاب میں ستاون لاکھ ایکڑ زمین چھوڑ کر آئے ہیں۔ قیاس ہے کہ موجودہ تیس لاکھ ایکڑ زمین ساڑھے تین لاکھ خاندانوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ اسی طرح شہری آبادی میں تمام مشرقی پنجاب کے اندر پناہ گزینوں کو بسانے کے لئے قریب قریب ایک لاکھ مکانوں کی کمی ہے۔

ریاست پٹیالہ میں نوّے ہزار پناہگزین آباد کئے جا چکے ہیں

پٹیالہ ۱۱ر نومبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اب تک پٹیالہ ریاست میں ۹۰۰۰۰ ہزار غیر مسلم پناہ گزین آباد کئے جا چکے ہیں۔ اور ان میں ۲ لاکھ بیگھہ زمین تقسیم ہو چکی ہے۔ آباد ہونے کے بعد ہر پناہگزین کو ریاست کیطرف سے کچھ رقم زراعتی قرضے کے طور پر دیجاتی ہے۔ تا وہ بیج جانور اور ہل وغیرہ خرید سکے۔

"یہ داغ وہ ہے جو مٹائے نہ مٹ سکے گا"

ہندوستان اور پاکستان کو گاندھی جی کا انتباہ

نئی دہلی ۱۲ر نومبر۔ آج آل انڈیا ریڈیو سے کوروکشیتر کیمپ کے پناہ گزینوں کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔ کہ میں ہندوستان اور پاکستان دونوں جگہوں کے پناہ گزینوں کو اپنی اپنی جگہوں میں دوبارہ آباد دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔ کہ تمام پناہ گزین عزت اور حفاظت کے ساتھ اپنے اپنے وطنوں کو واپس چلے جائیں ان وطنوں کو جہاں سے ان کو نکالا گیا ہے

انہوں نے مزید کہا۔ جب تک جان میں جان ہے۔ میں اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتا رہوں گا۔ جو مر گئے ان کو تو زندہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جو زندہ ہیں۔ ان کی بہتری اور بھلائی کے لئے ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اگر ان پناہ گزینوں کو دوبارہ ان کے اصل وطنوں میں آباد نہ کیا گیا تو ہندوستان اور پاکستان دونوں پر یہ ایک ایسا داغ ہو گا۔ جو مٹائے نہ مٹ سکے گا۔ اور دونوں کی تباہی میں کوئی شک باقی نہ رہے گا۔

حکومت سندھ کے بعض دفاتر حیدرآباد میں منتقل ہو رہے ہیں

کراچی ۱۲ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ اپنے بعض دفاتر حیدرآباد سندھ میں منتقل کر رہی ہے۔ یہ اقدام عنقریب اس لئے کیا جانے والا ہے۔ تا کراچی میں پاکستان کی مرکزی حکومت کے دفاتر اور سٹاف کے لئے گنجائش نکل سکے۔

مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہگزینوں کی ناگفتہ بہ حالت پر ایک انگریز کی شہادت

لاہور ۱۲ر نومبر۔ فرینڈز سروس یونٹ (خدمت خلق کی ایک اینگلو امریکن جماعت) کے دو انگریز رکن مسٹر الیگزینڈر اور مسٹر سائی مونڈ نے مشرقی اور مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کے کیمپوں کا معائنہ کرنے کے بعد آج لاہور پہنچے۔ دونوں صوبوں میں دورہ کرنے کے بعد پناہ گزینوں کی حالت اور حکومتوں کی طرف سے ان کی نگہداشت کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے مغربی پنجاب میں غیر مسلم پناہ گزینوں کے کیمپوں کی حالت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ ان کی حفاظت اور خوراک اور کپڑوں وغیرہ کے انتظامات کی بھی تعریف کی۔

مسٹر الیگزینڈر نے کہا مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہ گزینوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ خوراک کا انتظام بہت غیر تسلی بخش ہے۔ اور ان کو جاڑے وغیرہ سے بچانے کے لئے کوئی معقول انتظام نہیں کیا گیا ہے مسٹر الیگزینڈر نے اس کا بھی انکشاف کیا۔ کہ ضلع انبالہ کے کرالی کیمپ میں تین سو مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنا کر اپنے گھروں میں دوبارہ آباد کیا گیا ہے۔ مسٹر سائی مانڈ نے یہ بھی کہا۔ کہ باوجود حکومت کی طرف سے اچھے سلوک کے ہندو اور سکھ پاکستان میں رہنا پسند نہ کریں گے۔

کیا سپین فاسسٹ طریق کار کا حامی ہے؟

پولٹیکل کمیٹی کو سر محمد ظفر اللہ خان کی تنبیہہ

لیک سکیس ۱۲ر نومبر۔ ہندوستانی مندوب مسز وجے لکشمی پنڈت نے اوجنٹائنا کے اس رویہ پر سخت نکتہ چینی کی۔ کہ اس نے اقوام متحدہ کی پولٹیکل کمیٹی کی پاس شدہ قرارداد کو نظر انداز کرتے ہوئے سپین سے اپنے سفراء واپس نہیں بلائے پاکستانی ڈیلیگیشن کے قائد سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کمیٹی کو تنبیہہ کی۔ کہ اگر اقوام متحدہ نے دوسروں کے معاملات میں اس طرح دخل اندازی شروع کر دی۔ تو خطرناک قسم کے ناجائز وباؤ کا دروازہ کھل جائے گا۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ کوئی معیار ایسا نہیں ہے۔ جس کی بنا پر ہم کہہ سکیں۔ کہ سپین فاسسٹ طریق کار کا حامی ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ جنرل فرانکو کی حکومت کو فاسسٹ حکومت کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ وہ طاقت کے بل پر عالم وجود میں آئی ہے۔ لیکن اگر فاسسٹ حکومت کی یہی تعریف ہے تو پھر بہت سی ایسی حکومتیں ہیں۔ جو اس طریق کار سے بنی ہیں اور اقوام متحدہ میں شامل ہیں۔ ہمیں پھر ان کے خلاف بھی اسی قسم کے اقدامات کرنے پڑیں گے۔

پولینڈ کے نمائندہ نے اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ سپین کی حکومت کو تنبیہہ کی جانی چاہیئے۔

ہندو اور سکھ قادیان کی مساجد کو رہائشی مکانوں میں تبدیل کر رہے ہیں

پونچھ پر آزاد فوجوں کا مکمل قبضہ - جوناگڑھ کے متعلق پاکستان کا توضیحی بیان - مشرق وسطیٰ کا امن خطرے میں

مشرقِ وسطیٰ کا امن خطرہ میں پڑ جائیگا اگر......؟

لنڈن ۱۱ نومبر۔ شاہ فاروق نے مصری پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مصر کی حکومت اعلان کرتی ہے کہ مسئلہ فلسطین کا کوئی ایسا حل جس میں اعراب فلسطین کی آزادی اور یکجہتی کو برقرار نہیں رکھا جائیگا عرب اقوام کے نزدیک ہرگز قابل قبول نہ ہوگا۔ ایسا کوئی بھی حل جس میں اعراب فلسطین کا خیال نہ رکھا گیا۔ یقیناً ناکام رہیگا۔ اور مشرق وسطیٰ کے امن کو خطرے میں ڈالنے والا ہوگا۔

وادیٔ نیل کے الحاق اور یکجہتی کا ذکر کرتے ہوئے شاہ فاروق نے کہا۔ کہ حکومت مصر اس وقت تک دم نہ لیگی۔ تاوقتیکہ برطانوی افواج وادیٔ نیل کے دونوں حصوں سے اپنی افواج ہٹا لینے پر رضامند نہ ہو جائیگی یعنی کہ سوڈان سے بھی اور مصر سے بھی۔

مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے باہمی معاہدہ ازبس ضروری ہے

سکرٹری انجمن انصار المسلمین کا بیان

قادیان ۱۲ نومبر۔ انجمن انصار المسلمین کے سیکرٹری صاحب قادیان سے آمدہ اطلاعات کی بناء پر مطلع کرتے ہیں کہ قادیان کے ہندو اور سکھ احمدیہ مسجد کو جو مسجد نور کے نام سے مشہور ہے۔ اپنے جلسوں کے انعقاد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ نیز اس مسجد میں جو ٹونٹیاں وضو وغیرہ کے لئے لگی ہوئی ہیں۔ ان کو دھوبی گھاٹ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ایک اور مسجد پر جو مسجد خوجیاں کہلاتی ہے آریہ سماج کا بورڈ اس لئے لگا دیا گیا تھا۔ کہ گویا یہ آریہ سماج مندر میں تبدیل کر دی گئی ہے۔ اگرچہ ہمارے احتجاج پر حکومت نے وہ بورڈ تو ہٹوا دیا۔ لیکن اب اسے رہائشی مکان کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ جو بذات خود سخت قابل اعتراض ہے۔ محلہ دار الرحمت میں ایک مسجد کے مینار وغیرہ بھی ڈھا دیئے گئے ہیں۔ جس کا مقصد بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ عمارت کی ہیئت سے یہ نہ پتہ چل سکے۔ کہ در اصل یہ مسجد ہے۔

سکرٹری صاحب نے اخیر میں اس بات پر زور دیا۔ کہ ابھی وقت ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان مقدس مقامات کی حفاظت اور تعظیم و تکریم کے بارے میں باہمی مفاہمت سے کوئی معاہدہ کر لیں۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ مختلف فرقوں کے باہمی تعلقات اور زیادہ کڑوے ہو جائیں گے۔ اور تعصب ہمیشہ کے لئے جڑ پکڑ جائیگا۔

مرکزی اور صوبائی حکومتیں آل انڈیا کانگرس سے ہدایات حاصل کیا کریں

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ آل انڈیا کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس بدھ کی شام کو مسٹر اچاریہ کرپلانی کی صدارت میں شروع ہوا۔ مسٹر گاندھی نے بھی شرکت کی اور معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ نے پناہ گزینوں کے مصائب اور تکالیف کے متعلق تقریر بھی کی۔

پنڈت نہرو بھی پانچ بجے شام کے قریب اجلاس میں آئے اور ارکان مجلس کو کشمیر کی تازہ صورتِ حالات اور مہاراجہ اور شیخ محمد عبداللہ کے ساتھ طے شدہ امور آگاہ کیا۔ خوراک کپڑا اور دیگر اشیاء کے کنٹرول کا مسئلہ بھی زیر بحث رہا۔ اس امر کی ایک تجویز پیش ہوئی کہ مرکزی اور صوبائی وزارتیں پالیسی اور دیگر اہم معاملات میں مجلس عاملہ سے مشورہ کیا کریں۔

پونچھ کا تمام علاقہ آزاد فوج کے قبضے میں ہے

بارہ مولا روڈ پر ہندوستانی فوجیں بڑھ رہی ہیں

پلندری ۱۲ نومبر۔ آج شام آزاد فوج کے ہیڈ کوارٹر سے جو بیان شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ پونچھ کے محاذ پر آزاد فوجوں نے "باجیرہ" کے مقام پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب بجز ایک چوکی کے پونچھ کا تمام علاقہ ہمارے قبضہ میں ہے۔ بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بارہ مولا روڈ پر زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ جس میں دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے اور ان کی بڑھتی ہوئی رَو اب بہت سست پڑ گئی ہے۔

ہندوستانی طیاروں کی خوفناک بمباری کی وجہ سے آزاد فوجوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر پلندری سے پرے اکھل میں تبدیل کر لیا ہے۔

نئی دہلی میں محکمۂ دفاع کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی فوجوں نے بارہ مولا روڈ پر گوہرہ کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں وادیٔ کشمیر کا سب سے بڑا بجلی کا سٹیشن واقع ہے۔

کانفرنس کے انعقاد کی تجویز بے معنی ہے

جوناگڑھ کے متعلق پاکستان کی طرف سے توضیحی بیان

کراچی ۱۲ نومبر حکومت پاکستان کی طرف سے ایک طویل پریس نوٹ میں جوناگڑھ کے معاملات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ جس میں ہندوستانی حکومت کی اس معاملے میں ناجائز کارروائیوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے انڈین یونین پر واضح کیا گیا ہے کہ حکومت پاکستان ہندوستانی فوجوں کے جوناگڑھ پر قبضے کو تسلیم نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ادا سے پاکستان کی علاقائی حدود میں ناجائز تصرف گردانتی ہے نہ دیوان اور نہ خود والیٔ ریاست کو اس بات کا مجاز ہے کہ وہ ہندوستانی حکومت سے عارضی یا مستقل بلاواسطہ کسی قسم کا بھی کوئی معاہدہ کرے۔

نیز کہا گیا ہے کہ ہندوستانی حکومت کا معاملات کو سلجھانے کے لئے ایک مشترکہ کانفرنس کے انعقاد کی تجویز کرنا بھی بے معنی ہے۔ کانفرنس سے پہلے فوجوں کو واپس بلانا عارضی حکومت کو کالعدم قرار دینا اور نواب صاحب کے حوالے تمام نظم و نسق کو سونپنا نہایت ضروری ابتدائی اقدامات ہیں کہ کانفرنس کا ہونا یا نہ ہونا بعد میں ہے۔

پاکستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۱۲ نومبر۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس جنوری کے آخیر یا فروری کے پہلے ہفتے میں منعقد ہو رہا ہے۔ نہایت وسیع ایجنڈا اجلاس کے زیر غور ہوگا۔

پاکستان کس کو کہتے ہیں اور اس کا مطلب کیا ہے؟

پنڈت جواہر لال نہرو کی خوش فہمی!

سری نگر ۱۲ نومبر۔ آج صبح پنڈت نہرو اور شیخ محمد عبداللہ سری نگر سے بارہ مولا پہنچے۔ پنڈت نہرو نے شہر کے تباہ شدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ اور دو ہزار آدمیوں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہمارا اولین فرض حملہ آوروں کو کشمیر سے باہر نکالنا ہے۔ تم لوگوں نے پاکستان کا مزہ چکھ لیا ہے۔ اب اندازہ ہو گیا ہوگا۔ کہ پاکستان کس کہتے ہیں اور اس کا مطلب کیا ہے۔ تم کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تباہی اور غلامی کس چیز کا نام ہے۔

میرٹھ میں ستر افراد کی گرفتاری

میرٹھ ۱۲ نومبر۔ حلقہ کھٹور کے ایک گاؤں موہنہ پر پولیس نے چھاپہ مارا سات توڑیں چند دیسی ساخت کی بندوقیں، سو بھالے متعدد چھرے اور بارود کی کثیر تعداد برآمد کی۔ اس سلسلے میں ستر افراد کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔

چٹاگانگ کی بندرگاہ وسیع کی جائے گی

کراچی ۱۲ نومبر معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال کی حکومت چٹاگانگ کی بندرگاہ کو زیادہ کارآمد بنانے کے لئے بعض امریکن انجنیئروں کی خدمات سے فائدہ اٹھائے گی۔